بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ پر آنے کا مقصد تو تقویٰ میں ترقی کرنا خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے

اخلاص کے ساتھ جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوں تقاریر کو سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 28/جولائی 2017 بمقام حدیقۃ المہدی (لندن)

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دعاؤں پر ان دنوں میں بہت زور دیں اور جن کو توفیق ہے وہ صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب لوگ یہاں آکر شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں مختلف ممالک میں رہنے والے احمدی بھی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کریں۔ گذشتہ خطبہ میں میں نے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آج مختصراً مہمانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان کے بھی کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جسے اس نے ادا کرنا ہے۔ مہمان کا بیشک اسلام میں بہت حق ہے لیکن اسلام ایک ایسا معتدل اور اعتدال کی تعلیم دینے والا مذہب ہے جو صرف ایک فریق کو ہی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر توجہ دینے کی نصیحت نہیں کرتا بلکہ دوسرے فریق کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنے فرائض ادا کرو اور جن حقوق کی ادائیگی تم پر واجب ہے تم انہیں ادا کرو کیونکہ یہی بات ہے جو ایک پیار محبت اور بھائی چارے پر مبنی معاشرے کے قیام کا باعث بنے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب ایک سال ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے جلسہ کا انعقاد نہیں فرمایا تھا تو اس وقت اس کی وجہ بھی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے غلط رویے تھے یعنی آنے والے مہمان اپنے فرائض اور حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے صدمے اور ناراضگی کی وجہ بنے تھے۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار اس لئے نہیں فرمایا تھا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں سے آپ کو کوئی براہ راست تکلیف پہنچی تھی بلکہ آپ نے یہ اظہار فرمایا کہ تم لوگ جو جلسہ میں شامل ہوئے ہو ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کر رہے اور نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے کے حق ادا نہیں کر رہے بلکہ خود غرضی اور خود پسندی کا بھی اظہار کر رہے ہو۔ اپنے آرام کو دوسروں کے آرام پر ترجیح دے رہے ہو۔ جلسہ پر آکر اس طرح کے اظہار کر رہے ہو کہ گویا یہ کوئی دنیاوی میلہ ہے جبکہ جلسہ پر آنے کا مقصد تو تقویٰ میں ترقی کرنا خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے اور جب آپ نے دیکھا کہ اس معیار پر کچھ لوگ پورا نہیں اتر رہے تو آپ کو بڑا صدمہ پہنچا جس کا اظہار آپ نے کھل کر فرمایا۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان جب جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو صرف وہ مہمان نہیں ہوتے کہ بحیثیت مہمان اپنے سے بہتر سلوک اور آرام و آسائش کی توقع رکھیں بلکہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار بھی وہ حاصل کرنے والے ہونے چاہئیں اور جلسہ منعقد کرنے کا جو مقصد ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے ہونا چاہئے جو جیسا کہ میں نے کہا اللہ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی ہے اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔ جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے تو یقیناً ہم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور ان کی مہمان نوازی میں اپنے وسائل کے مطابق جس حد تک سہولت مہیا ہو سکتی ہے اور مہمان نوازی کا حق ادا ہو سکتا ہے ادا کرنا ہے اور خاص طور پر بعض قوموں کے سردار جو ہیں وہ بھی مہمان بن کے آئے ہیں ان کی مہمان نوازی خاص توجہ سے کرنی چاہئے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ہے کہ قوموں کے لیڈر اور سردار جو تمہارے پاس آئیں تو ان کو عزت دو ان کا احترام کرو اور ان کی خاطر تواضع کرو۔

اسی طرح حق کی تلاش میں بہت سارے لوگ آتے ہیں وہ کوئی بھی ہوں ان کی مہمان نوازی ہمیں پوری طرح کرنی چاہئے یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے بات سمجھائی ہے چنانچہ آپ اپنے لنگر کے کارکنوں کو یہی ہدایت فرماتے تھے کہ تم کسی کو جانتے ہو یا نہیں جانتے، کوئی بڑا ہے یا چھوٹا ہے، امیر ہے یا غریب ہے تم نے ہر ایک کی مہمان نوازی کرنی ہے لیکن ایک احمدی جب جلسہ پر شامل ہونے کے لئے آتا ہے تو اسے اپنے آپ کو مہمان اور میزبان دونوں سمجھنا چاہئے تبھی ایثار اور قربانی کا جذبہ بڑھے گا اور جلسہ کا ماحول پر امن اور پیار اور محبت کا ماحول بنے گا۔ مہمان کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس نے گھر والے کے لئے تنگی کے سامان نہیں کرنے بلکہ سہولت کے سامان کرنے ہیں یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جلسہ کے دنوں میں یہاں اس جگہ پر کیونکہ عارضی انتظام ہوتا ہے اس لئے یہاں رہائش رکھنے والوں کو وہ آرام اور سہولت مہیا نہیں کی جاسکتی جو ایک مستقل انتظام میں کی جاسکتی ہے۔ مہمانوں کو چاہئے کہ کارکنوں کے ساتھ ضرورت کے وقت نرمی اور پیار سے بات کر کے اپنی ضرورت کا مطالبہ کریں اور اگر وہ یعنی کارکن مجبوری کی وجہ سے معذرت کریں تو پھر خوشی سے خوشدلی سے ان کی معذرت کو قبول کریں۔

ہر احمدی آنے والا مہمان اپنے آپ کو صرف مہمان نہ سمجھے جیسا کہ میں نے کہا بلکہ اس نیت سے جلسہ میں شامل ہو کہ میرا اصل مقصد جلسہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے اور اپنی روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔ نہ کہ چھوٹی چھوٹی دنیاوی سہولتوں اور باتوں کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرنا ہے اور ماحول کو اس وجہ سے مکدر اور خراب کرنا ہے لیکن کارکنان کو بھی میں یہاں دوبارہ یہی کہوں گا کہ جو بھی حالات ہوں جیسا بھی کسی کا رویہ ہو آپ لوگوں نے خوش اخلاقی اور صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرنا ہے۔ مہمانوں کو کھانے کے لئے جو بھی میسر آئے ان تین دنوں میں انہیں ہنسی خوشی اسے کھا لینا چاہئے۔ دیکھیں یہ کتنا بڑا جذبہ ہے کہ بعض لوگ جو بعض محکموں میں افسر ہیں صرف اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں برکت ہے رخصتیں لے کر ایک شوق اور جذبے سے کھانا پکانے کی خدمت بھی سرانجام دیتے ہیں اس لئے کھانے کے مزے میں اگر کمی بیشی بھی ہو جائے تو شکایت کی ضرورت نہیں لیکن کارکن بھی یاد رکھیں جو کھانا کھلانے والے ہیں جو کھانا تقسیم کرنے والے ہیں کہ جب کسی کو کھانا دیں تو عزت سے دیں اور اگر کوئی دس مرتبہ بھی سالن کا مطالبہ کرے اور اپنی مرضی کا سالن ڈلوانا چاہے تو ڈال دیں۔ بعض دفعہ کھانا کھلانے کی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سکیورٹی کے مسائل ہر سال بڑھ رہے ہیں اس لئے سکیورٹی چیکنگ پر بھی بھرپور تعاون کریں اپنا ایم کارڈ اور جہاں یہ نہیں ہے یا شناختی کارڈ کی ضرورت ہے یا شناختی تعارف کا خط ہے اس کو دکھانے کی ضرورت ہے وہ ضرور دکھائیں۔ جتنی دفعہ مطالبہ کیا جائے دکھائیں۔ اپنا کارڈ اور خاص علاقے کا پاس کسی اور کو نہ دیں یا کسی بھی جگہ جانے کی اگر access ہے تو کارڈ کسی دوسرے کو نہ دیں۔ احتیاط کرنی چاہئے۔ چیکنگ کرنے والے بھی اگر کسی کو دو کارڈ ایشو ہوئے ہوئے ہیں ایمز کے علاوہ تو دونوں چیک کیا کریں اور دیکھیں کہ ایک ہی نام کے یہ دونوں ہونے چاہئیں۔

اسی طرح اس سال سکیورٹی والے اس بات کو بھی چیک کریں اور روکیں ان لوگوں کو جو اپنے ساتھ پانی کی بوتلیں لاتے ہیں مہمان اس چیکنگ میں بھی تعاون کریں کیونکہ سرکاری محکموں کی طرف سے ہمیں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے اور یہ سب حفاظتی اقدامات کے لئے ہے اس لئے سب کو تعاون کرنا چاہئے۔ سکیورٹی چیک کرنے والے کارکنوں کا بھی کام ہے کہ چاہے کوئی جاننے والا ہے یا نہ جاننے والا ہے کارکن ہے یا غیر کارکن ہے عہدے دار ہے یا غیر عہدے دار ہے ہر ایک کو چیک کریں۔ اس لئے کسی کو برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے اس بارے میں اور نہ چیکنگ کرنے والوں کو شرمانے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے دائیں بائیں اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ یہ بہت ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی کو سنیں اور ادھر ادھر نہ پھریں۔ ایک چیز انتظامیہ کو اور کارکنوں کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ انتظامیہ لوگوں کی سہولت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ بعض دفعہ بعض لوگ جو کچھ کھا پی کر نہیں آتے گھروں سے جلدی آجاتے ہیں یا عادت نہیں ہوتی صبح کھانے کی اور پھر یہاں آکے بعض دفعہ کھانے ہیں دیر بھی ہو جاتی ہے لمبے فاقے کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض مریض ہوتے ہیں جو لمبا فاقہ نہیں کر سکتے تو اگر کوئی ایسا شخص ہو تو کھانا کھانے کی مارکی

میں کسی نہ کسی کھانے کی چیز کا انتظام ہونا چاہئے اور لوگ وہاں ڈیوٹی پر موجود ہونے چاہئیں لیکن مہمان بھی اگر ویسی صورتحال ہو تو فوری طور پر کھا کر واپس آئیں اور جلسہ کی کارروائی کو سنیں۔

اسی طرح انتظامیہ اس بات کو بھی یقینی بنائے کہ بازار مکمل طور پر بند ہوں کسی سٹال یا دوکان میں سٹال والا یا دوکان والا بھی موجود نہ ہو۔ سب جلسہ سنیں اور اوّل تو سکیورٹی کا انتظام وہاں ہونا چاہئے اور ذمہ داری ہونی چاہئے بازار کے شعبہ کو کہ انتظام رکھے سکیورٹی کا لیکن اگر پھر بھی تسلی نہیں ہے بعضوں کی قیمتی سامان ہے تو دوکان پہ نہیں بیٹھنا وہاں، ایک جگہ بنالیں جہاں ایک کونے میں بازار میں جلسہ سننے کا انتظام ہو اور ٹی وی لگا ہو۔

اسی طرح یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جماعتی طور پر ہر سال کی طرح اس سال بھی نمائشیں لگائی گئی ہیں جن میں ریویو آف ریلیجنز کی نمائش بھی ہوں گی اور ساتھ ہی کفن مسیح کی نمائش بھی ہوگی۔ اس مضمون کے بعض ماہرین دوسرے غیر مسلم بھی آ رہے ہیں جو اپنے لیکچر بھی دیں گے اور سوال جواب بھی کریں گے ان سے بھی جن لوگوں کو دلچسپی ہے ان کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اسی طرح القلم کا پراجیکٹ بھی اس دفعہ ریویو آف ریلیجنز کے تحت چلے گا جہاں قرآن کریم کی کوئی نہ کوئی آیت ہاتھ سے لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس میں لوگ بڑی دلچسپی سے شامل ہوتے ہیں تو جن کو بھی دلچسپی ہے وہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں اسی طرح شعبہ آرکائیو کے تحت بھی اس دفعہ بعض تبرکات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے وہ بھی دیکھنے والی چیز ہوگی۔ مخزن تصاویر کی تصویروں کی نمائش ہے لیکن یہ یاد رہے کہ جلسہ کی کارروائی کے دوران یہ سب بند رہیں گی۔

جلسہ کی کارروائی کو سب غور سے سنیں اور تقریروں سے فائدہ اٹھائیں۔ علماء اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے اپنی تقاریر تیار کرتے ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ صرف یہی نہیں کہ اپنی پسند کے مقرروں یا عنوانات کو غور سے سنیں اور اس میں دلچسپی لیں اور باقی پر توجہ نہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا ہوں اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آ کر اسی پر نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ فرماتے ہیں میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ سے اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ فرمایا کہ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے کہیں اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں کہ آج بہت اچھا وعظ ہوا۔ سنیں غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ عمل کرنا ہے صرف اس نیت سے نہ سنیں کہ وعظ کی تعریف کرنی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے کہ وہ اس نیت سے نہیں سنتے تھے۔ فرمایا ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے ہیں اور تقریریں کرتے ہیں اور شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جاتی ہے۔ یہی ہم دیکھتے چلے آ رہے ہیں اور آجکل تو اور بھی زیادہ بھیانک حالات ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔

پس اس بنیادی بات کو ہر شامل ہونے والے کو سمجھنا چاہئے کہ اخلاص کے ساتھ جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوں تقاریر کو سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ احمدی علماء پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام سے استفادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں اس سے استفادہ کرتے ہوئے ہم تک پہنچاتے ہیں۔ روحانی اور علمی مضامین بیان کرتے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں اس سے استفادہ کرنے والے ہوں تو اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆خطبہ ثانیہ☆☆☆